یا اُن کی اُم ولد زبرا نے اس وعدے پر اُن کی زنجیریں کھول کر سواری کا گھوڑا بھی دیا کہ شام کو وہ واپس آکر پھر زنجیریں پہن لیں گے۔ انہوں نے شجاعت اور ایفائے عہد کا ایسا نمونہ دکھایا کہ سعد بن وقاص بھی حیرت زدہ رہ گئے۔ رات کو گھر آنے پر ابو محجن کا حال معلوم ہوا تو انہیں آزاد کر کے فرمایا کہ تم جیسے جانباز کو میں قید میں نہیں رکھتا۔ ابو محجن نے جواب دیا کہ اب میں بھی شراب کے قریب نہ جاؤں گا۔

قصے کی مزید تفاصیل سے قطع نظر شراب کی حرمت اور شراب نوشی کے قابلِ سزا جرم ہونے کی بدیہی شہادت موجود ہے اور پھر اس سے بڑی شہادت کیا ہوگی کہ سیدنا عمر فاروق نے اپنے فرزند کو شراب نوشی کی ایسی سزا دی کہ آج بھی لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔

۳۔ گناہ ہم جنسی یا سدومیت (SADOMY) کی کوئی سزا واضح طور پہ قرآن مجید میں موجود نہیں ہے بلکہ جو لوگ رسولؐ کی تبیینِ قرآن سے آزاد ہو کر خالص قرآنی قانون تک ذہن کو محدود رکھنا چاہتے ہیں۔ وہ تو یہی کہیں گے کہ یہ حرام نہیں ہے۔ کم تر درجے کی بُرائی ہے، اور وہ بھی صرف ازواج کی حد تک۔ لیکن شریعت کا شعور رکھنے والے اذہان فوراً اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ اس جرم کی شناعت عام زنا سے بھی زیادہ ہے۔ اگر رسولِ خدا کی سنت اور صحابہؓ کی سوسائٹی کے عملی نمونوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو قومِ لوط کے احوال کے بیان کے علاوہ کوئی براہ راست ممانعت سدومیت کی نہ ملے گی۔ براہ راست ایک ممانعت اشارۃً ہے تو وہ ازواج سے وطی فی الدبر کے لیے ہے۔
ایسی ہی مثالوں سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ "قرآن مع رسولؐ" ہی سے پوری ہدایت مل سکتی ہے جو باہم دگر لازم و ملزوم ہیں۔

۴۔ خمر کے مفہوم کو انگوری شراب تک محدود اور امتناع کو اس کے لیے مخصوص رکھنا انہی لوگوں کے لیے ممکن ہے جو رسولؐ سے قرآن کو منقطع کر سکے لیں۔ حضورؐ نے حسبِ ذیل صراحتیں فرمائی ہیں:

حضورؐ سے ان شرابوں کے متعلق سوال کیا گیا جو شہد یا جَو وغیرہ سے بنائی جاتی تھیں، جواب میں فرمایا: کُلُّ مُسْکِرٍ خَمْرٌ وَکُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ (مسلم) ہر نشہ دار چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔ گویا قرآن میں جو لفظ خمر استعمال ہوا ہے، اُس کے جامع اصطلاحی مفہوم کو آپؐ نے متعین